۹

پاکستانی زبانیں اور ان کا باہمی رشتہ

ڈاکٹر ممتاز منگلوری (پیدائش ۱۹۳۶ء)

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ذرائع ابلاغ سے خبروں، ڈراموں اور فیچروں وغیرہ میں اٹھائے گئے اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی نکات سن کر استحسانی اور تنقیدی گفت گو کر سکیں۔
- مختلف انگریزی اقتباسات (انگریزی سے اردو) کے اصل معانی و مفہوم اور مقاصد کو برقرار رکھتے ہوئے تراجم کر سکیں۔
- عالمی ثقافتوں، معاشرتی، معاشی و سماجی رابطوں کے لیے مختلف تحاریر کو پڑھ سکیں اور ان سے معلومات حاصل کر سکیں۔
- مختلف تحاریر (روداد، مضامین، سفر نامہ، خطوط، خبریں، رپورٹ، اشتہار وغیرہ) پڑھ کر اپنے الفاظ میں ان کی ترجمانی کر سکیں۔
- جملے کی ساخت، بناوٹ، روزمرہ اور محاورے کے لحاظ سے غلط فقرات/جملوں کی درست کر سکیں۔
- واحد جمع (جمع مکسر، جمع سالم) بنا سکیں اور استعمال کر سکیں۔ جمع الجمع کا تحریر میں برمحل استعمال کر سکیں۔
- علمی ادبی موضوع پر اپنے مطالعے، تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں استدلال درست تلفظ اور عمدہ لہجے کے ساتھ زبانی تقریر کر سکیں۔

پڑھیں

پاکستان میں چھوٹی بڑی کئی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان میں وطن عزیز کے چاروں صوبوں میں بولی جانے والی زبانوں کے علاوہ شمالی علاقوں اور آزاد کشمیر کی زبانیں بھی شامل ہیں۔ یہ زبانیں اپنے اپنے علاقوں کے عوام کی امنگوں، آرزوؤں، جذبات، احساسات اور طریق تمدن و معاشرت کی آئینہ دار ہیں۔ ان میں لوک اور تحریری ادب کا بیش بہا ذخیرہ موجود ہے جو مجموعی طور پر اس تہذیب و ثقافت کے خدو خال کو نمایاں کرتا ہے جسے ہم "پاکستانی تہذیب و ثقافت" کہتے ہیں۔

یہ زبانیں مخصوص علاقوں کے تعلق سے بظاہر ایک دوسرے سے مختلف سہی، لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو ان میں بڑے گہرے تاریخی تمدنی اور روحانی رشتے قائم ہیں۔ ان زبانوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ ان کی نشو نما جنوبی ایشیا میں مسلمانوں کے دورِ اقتدار کی مرہونِ منت ہے۔ ان کے ذخیرہ الفاظ، رسم الخط، روزمرّہ و محاورات، تلمیحات و ضرب الامثال اور روایات و حکایات سے یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ یہ زبانیں اسلامی تشخص رکھتی ہیں ان زبانوں کے شعر و ادب نے صوفیائے کرام کے فیوض و برکات کے سائے میں پرورش پائی اور یوں ان زبانوں نے اخوت و مساوات، غیرت و حمیت اور باہمی مہر و محبت کی اعلیٰ انسانی اقدار کی پاس داری کا فریضہ انجام دیا۔ ان کے ساتھ ساتھ اس میں اُن مسلمان مجاہدوں کے نعروں کی گونج اور تلواروں کی جھنکار بھی سنائی دیتی ہے۔ جن کی مجاہدانہ سرگرمیوں کے نتیجے میں ہند میں اسلام کا نور پھیلا۔ پاکستانی زبانوں میں تخلیق ہونے والا ادب تمام پاکستانیوں کی مشترکہ میراث ہے۔

www.ilmkidunya.com

یوں تو پاکستان میں بولی جانے والی ہر زبان اہمیت کی حامل ہے لیکن اپنے دائرہ اثر کے اعتبار سے پشتو، پنجابی، سندھی، بلوچی، ہندکو، سرائیکی اور کشمیری زبانیں یہاں کی بڑی زبانوں میں شمار ہوتی ہیں۔ شمالی علاقوں اور چترال کی زبانیں بھی قابلِ قدر ادبی سرمایہ رکھتی ہیں۔ پاکستانی زبانوں میں پشتو، پنجابی، سندھی اور بلوچی نہ صرف یہ کہ پاکستانی آبادی کے وسیع حصے کی زبانیں ہیں بلکہ ان کا قدیم و جدید ادب بھی معیار و مقدار کے لحاظ سے خاصا وقیع ہے۔ سندھ کے شاہ عبداللطیف بھٹائی اور سچل سرمست، پنجاب کے سلطان باہو، وارث شاہ اور بلھے شاہ، سرحد (خیبر پختونخوا) کے خوشحال خان خٹک اور رحمان بابا، بلوچستان کے جام درک اور مست توکلی، پاکستانی ادب کی وہ عظیم شخصیات ہیں جن کے شاعرانہ کارناموں پر ہر پاکستانی کو بجا طور پر فخر ہے۔ پاکستان میں بولی جانے والی زبانیں بیشتر ایک ہی اصل کی مختلف شاخیں ہیں۔ ان کا تعلق زبانوں کے اُس وسیع سلسلے سے ہے جو اصطلاح میں ہند آریائی زبانیں کہلاتی ہیں۔ جغرافیائی صورتِ حال اور مرورِ زمانہ کے باعث ان میں تغیرات پیدا ہوتے گئے اور ظاہری ہیئت میں وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتی چلی گئیں۔ مسلمانوں کے دور میں ان زبانوں کے ذخیرہ الفاظ میں بے حد اضافہ ہوا اور اسلامی اثرات کے تحت ان کے بنیادی مزاج میں نمایاں تبدیلیاں ظہور میں آئیں۔ پاکستان کی یہ زبانیں باہم گہرے تاریخی رشتوں میں پیوست ہیں ان کے ماضی کی طرح ان کا حال بھی انھیں ایک دوسرے سے وابستہ کیے ہوئے ہے۔

ہم علاقائی طور پر سرحدی (خیبر پختون خوا کے) ہوں یا پنجابی، سندھی ہوں یا بلوچ۔۔۔۔۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہم سب پاکستانی ہیں یہ رشتہ ہمارے تمام نسلی علاقائی اور لسانی رشتوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ اس رشتے سے ہم پر واجب ہے کہ ہم پاکستان کی سبھی زبانوں کا احترام کریں انھیں اپنی زبانیں سمجھیں اور انھیں ایک دوسرے سے قریب لانے میں کوشاں ہوں۔ ظاہر ہے کہ ہم یہ کوشش زبان ہی کے ذریعے کر سکتے ہیں اور وہ ہماری قومی زبان اردو ہے۔

اردو ہی پاکستان کی وہ واحد زبان ہے جو ہمارے کسی ایک علاقے کی زبان نہ ہوتے ہوئے بھی سبھی کی زبان ہے۔ پاکستان کے تمام علاقوں میں یکساں سمجھی، بولی، پڑھی اور لکھی جاتی ہے۔ اس کے علمی و ادبی سرمائے میں پاکستان کے ہر علاقے کے باشندوں نے مقدور بھر اضافہ کیا ہے۔ کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں اردو کے شاعر اور ادیب موجود نہ ہوں۔ اس زبان کی ہمہ گیری و ہر دل عزیزی کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان کے ہر صوبے کو دعویٰ ہے کہ اردو اس کے ہاں پیدا ہوئی۔ اس ضمن میں ہمارے محققین نے بڑا قابلِ قدر کام کیا ہے۔ پنجاب میں اردو، سندھ میں اردو، سرحد (خیبر پختون خوا) میں اردو اور بلوچستان میں اردو کے عنوانات کے تحت متعدد کتابیں اور طویل مضامین تحریر ہوئے۔ جن سے اردو زبان کی تاریخ کے بارے میں اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں اس طرح مقامی زبانوں اور اردو کے لسانی روابط پر بھی خاصی تحقیق ہو چکی ہے۔

اردو ادب نے دیگر پاکستانی زبانوں کے ادب پر بھی گہرے اثرات ڈالے۔ ان زبانوں کی جدید نثر اور نظم میں اردو ادب سے خاصا استفادہ کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ان زبانوں کا ادب، اردو ادب کو بھی متاثر کر رہا ہے۔ نہ صرف یہ کہ ان زبانوں کے ادب کا ایک بڑا حصہ اردو میں منتقل ہو چکا ہے بلکہ اردو کے ذخیرہ الفاظ میں ان زبانوں کے الفاظ کی آمیزش سے خوش گوار اضافہ بھی ہوا ہے۔ اردو میں اب وہ لب ولہجہ پیدا ہو رہا ہے جسے ہم خالصتاً پاکستانی لب ولہجہ کہہ سکتے ہیں۔

آئین کی رو سے اردو پاکستان کی قومی اور سرکاری زبان ہے۔ اس زبان نے جہاں تخلیقِ پاکستان میں اہم کردار ادا کیا ہے وہاں یہ وطن عزیز کے مختلف علاقوں کے مابین رابطے کا اہم ذریعہ بھی ہے یوں یہ زبان وحدتِ پاکستان کی ضامن بھی قرار پائی ہے۔

www.ilmkidunya.com

ڈاکٹر ممتاز منگلوری (پیدائش ۱۹۳۶ء)

ڈاکٹر ممتاز احمد خاں کی بنیادی طور پر اردو کے استاد اور ماہر لسانیات بھی ہیں۔ انھوں نے ۱۹۸۰ء میں آر۔این کالج حاجی پور میں لکچرار ذمہ داریاں سنبھالیں۔ ۱۹۹۴ء میں آپ کی بہ طور ایسوسی ایٹ پروفیسر ترقی ہوئی اور آپ کا تبادلہ یونیورسٹی ڈپارٹمنٹ آف اردو مظفرپور میں ہو گیا جہاں سے وہ اسی عہدے سے دسمبر ۲۰۱۸ء میں سبکدوش ہوئے۔ ان کے تنقیدی مضامین کا پہلا مجموعہ "ادب اور ادبی رویہ" کے نام سے ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا۔ پھر ان کے تنقیدی مضامین کے مجموعے "متاعِ لوح و قلم" اور "متاعِ نقد و نظر" کے نام سے شائع ہوئے۔ انھوں نے علامہ محمد اقبال پر متعدد مضامین لکھے۔ "اقبال شاعر و دانشور" کے نام سے ان کی کتاب ۲۰۱۳ء میں شائع ہوئی۔ یہی کتاب مناسب ترمیم و اضافے کے بعد ۲۰۱۸ء میں نئی دہلی سے دوسری بار شائع ہوئی۔

مشق

۱۔ کالج لائبریری سے چینی لوک کہانیاں، عربی لوک کہانیاں اور ایرانی لوک کہانیوں کی کتابیں جاری کروائیں۔ عالمی ثقافتوں، معاشرتی، معاشی و سماجی رابطوں کے لیے پڑھی گئی ان تحاریر سے ان علاقوں کی معلومات اخذ کریں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ ایک مہذب معاشرے میں زبان کی کیا اہمیت ہوتی ہے؟

ب۔ پاکستانی زبانوں کی ترویج میں صوفیا کرام کا کیا کردار رہا ہے؟

ج۔ اردو کو قومی زبان کا درجہ کیوں دیا گیا ہے؟

د۔ پاکستانی زبانیں ہم اصل ہونے کے باوجود اتنی متنوع کیوں ہیں؟

ہ۔ پاکستان میں لسانی ہم آہنگی کیسے پیدا جا سکتی ہے؟

۳۔ "موسمیاتی/ماحولیاتی تبدیلیاں" کے علمی موضوع پر کالج اسمبلی میں اپنے مطالعے تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں استدلال، درست تلفظ اور عمدہ لہجے کے ساتھ زبانی تقریر کریں۔

۴۔ شامل نصاب سبق "پاکستانی زبانیں اور ان کا باہمی رشتہ" کے تیسرے پیراگراف کو طلبہ باری باری دہرائیں۔ اس پر حوالوں اور دلائل کے ساتھ تبصرہ کریں۔

۵۔ درج ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیں اور اصل معانی و مفہوم اور مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اردو ترجمہ کریں۔

After the creation of Pakistan in 1947, Urdu was chosen to be the national language of the new country. Today Urdu is spoken in many countries around the world , including Britain, Canada, the USA, the Middle East and India. In fact there are more Urdu speakers in India than there are in Pakistan.

۶۔ شفیع عقیل کی ترجمہ شدہ، چینی، جاپانی اور ایرانی لوک کہانیاں میں سے کوئی ایک کتاب لائبریری سے جاری کروائیں اور اس ملک کی لوک کہانیوں کا مطالعہ کر کے عالمی ادب سے واقفیت حاصل کریں اور ان کے رہن سہن، لباس، عادات و اطوار، مختلف مذہبی و ثقافتی تہواروں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کا اپنی تہذیب و ثقافت سے موازنہ کریں اور ان میں دی گئی مختلف معلومات حاصل کریں۔

www.ilmkidunya.com

۷۔ درج ذیل اخباری خبر/روداد کو پڑھیں اور اسے اپنے الفاظ میں تحریر کریں تاکہ یوم قائد کے حوالے سے آپ کے الفاظ کی ترجمانی ہو سکے۔

قائداعظم کا یوم پیدائش ملی جوش وجذبے سے منایا گیا، مزار پر گارڈز تبدیلی کی تقریب (26دسمبر، 2023)

اسلام آباد، کراچی (وقائع نگار، نمائندہ خصوصی) بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا 147 واں یوم پیدائش ملی جوش وجذبے سے منایا گیا۔ دن کا آغاز وفاقی اور صوبائی دارالحکومتوں میں توپوں کی سلامی سے ہوا، مزار قائد پر گارڈز کی تبدیلی کی تقریب ہوئی۔ اس موقع پر پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول کے چاق وچوبند دستے نے مزار قائد پر گارڈز کے فرائض سنبھال لیے، بانی پاکستان کو قوم کی جانب سے سلامی پیش کی گئی اور قومی ترانہ پڑھا گیا۔ عوام کی بڑی تعداد قائد کی جائے پیدائش وزیر مینشن پر موجود رہی۔ انھوں نے قائد کے زیر استعمال اشیا دیکھ کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ بعدازاں صدر مملکت عارف علوی، نگران وزیر اعلیٰ سندھ مقبول باقر اور گورنر سندھ کامران ٹیسوری نے مزار قائد پر حاضری دی، صدر نے پھول رکھے اور فاتحہ خوانی کی اور مہمانوں کی کتاب میں اپنے تاثرات بھی قلمبند کیے۔ ملک بھر میں سیمینارز، کانفرنسز اور تقاریب کا انعقاد بھی کیا گیا۔

۸۔ جملے کی ساخت، بناوٹ، روزمرہ اور محاورے کے لحاظ سے درج ذیل غلط فقرات/جملوں کی درستی کریں۔

- میں نے کراچی جانا ہے
- آئے روز کا ادھار ٹھیک نہیں
- موسم برسات کے اوپر مضمون لکھو
- کوہ ہمالیہ کا پہاڑ بہت بلند ہے
- میں نے آب زم زم کا پانی پیا
- آپ کی خیریت نیک مطلوب چاہتا ہوں
- وہ بہت جھوٹ مارتا ہے
- آسمان سے گرا دیوار میں اٹکا
- اونٹ کے منہ میں ناریل
- گدھے بیچ کر سونا
- لال سرخ ہونا
- سوسنار کی دو لوہار کی

۹۔ واحد جمع (جمع مکسر اور جمع سالم) یا جمع الجمع:

وہ لفظ جو فقط ایک شخص، شے یا جگہ کے لیے استعمال ہو۔ واحد کہلاتا ہے۔

مثلاً: امیر۔ اخبار۔ مسجد وغیرہ، واحد کہلاتا ہے۔

وہ لفظ ایک سے زیادہ اشخاص، اشیا یا جگہوں کے لیے استعمال ہو "جمع" کہلاتا ہے۔ مثلاً امرا، اخبارات، مساجد وغیرہ

جمع کی صورتیں

جمع کی درج ذیل صورتیں ہیں۔

جمع مکسر، جمع سالم، تثنیہ، جمع الجمع

جمع مکسر: واحد سے جمع بناتے ہوئے واحد کی صورت بالکل بدل جائے تو اسے جمع مکسر کہتے ہیں۔ مثلاً: تجویز سے تجاویز، منظر سے مناظر وغیرہ

جمع سالم: واحد سے جمع بناتے وقت واحد کے حروف میں کسی قسم کی تبدیلی نہ ہو تو اسے جمع سالم کہیں گے۔ مثلاً: ماہر سے ماہرین، مجاہد سے مجاہدین وغیرہ۔

تثنیہ: عربی زبان میں دو چیزوں کے لیے جمع کی ایک الگ صورت استعمال کی جاتی ہے، اسے تثنیہ کہتے ہیں۔ مثلاً: والد سے والدین، عید سے عیدین وغیرہ

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

جمع الجمع: کسی واحد سے جمع کی جمع کو "جمع الجمع" کہتے ہیں۔

مثلاً: خبر سے اخبار، اخبار سے اخبارات، لقب سے القاب، القاب سے القابات۔

❖ مندرجہ ذیل الفاظ کے جمع لکھیں۔ (جمع مکسر جمع سالم اور تثنیہ) اس کے علاوہ جن الفاظ کی جمع الجمع بن سکتی ہے بنائیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

حاضر، احسان، امام، مضمون، سید، قطب، دار، شجر، محاورہ ، نادر، نور، دو، اکبر، وجہ

مضمون نگاری

اردو نثر میں مضمون کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ کسی موضوع پر اپنے افکار و خیالات اور جذبات کو مربوط اور مدلّل انداز میں لکھنا اور اپنی رائے کا اظہار کرنا مضمون نویسی کہلاتا ہے۔ مضمون لکھتے وقت کچھ اصول و ضوابط کا خیال رکھنا پڑتا ہے جن کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے علمی، ادبی، سیاسی، مذہبی، سنجیدہ یا مزاحیہ موضوعات کو احاطہ تحریر میں لایا جاسکتا ہے۔ مضمون تین حصّوں پر مشتمل ہوتا ہے:

(i)۔ تمہید یا تعارف (ii)۔ اصل مضمون / نفسِ مضمون / متن (iii)۔ اختتام یا ذاتی رائے

سرگرمی

اپنے پسندیدہ ٹی وی چینل پر پیش کیے جانے والے اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی موضوع پر کوئی ڈرامہ دیکھیں اور اپنے والدین کی رہ نمائی میں اس پر استحسانی و تنقیدی نکات تحریر کریں اور ان نکات کو اپنی جماعت کے دیگر ساتھیوں کے سامنے بیان کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو مادری زبان کی اہمیت کے بارے میں بتائیں اور مختلف زبانوں کے درمیان لسانی ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے ان کی رہ نمائی کریں۔
- تنقیدی اور استحسانی گفتگو کرنا سکھائیں۔